کرتے ہیں کہ آئندہ بھی ایسی ہی کوتاہی ہوگی اس سے بھی ہمت ٹوٹ جاتی ہے نیز اگر کام کرنے کے زمانہ میں کوئی لغزش ہو جائے یا کسی نامناسب بات یا فعل کا صدور ہو جائے اس کا بھی مراقبہ کرنے پر بیٹھ جائے بس دل سے اللھم اغفرلی کہہ کر آگے چلے ورنہ پھر یہ مراقبہ بھی اپنا ہی مطالعہ ہوگا اس طرف کا تو مشاہدہ پھر بھی نہ ہوا ایک ضروری بات اور بھی ہے کہ کام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خواہ قلیل ہی کی توفیق ہو اور ہمیشہ کے لیے بھی توفیق کی امید نہ ہو اس کو بھی غنیمت سمجھے مثلاً یہ خیال کرے کہ آج کی دو رکعت بھی کیوں چھوڑیں شاید یہی نجات کا سبب ہو جائیں سو اس طریق سے کام کر کے دیکھو پھر دیکھو گے کیا سے کیا ہوتا ہے۔

۸ ربیع الاوّل ۱۳۵۱ھ مجلس بعد نماز ظہر یوم پنجشنبہ

اخلاق متعارفہ سے اصلاح نہیں ہو سکتی:

(ملفوظ ۹۵) ایک صاحب کی غلطی پر مواخذہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ اگر میں اخلاق متعارفہ اختیار کروں اور تمہاری للو چپو میں رہوں تو تمہاری اصلاح کیسے ہو باقی اصلاح کے اس طرز خاص میں مجھ کو اپنی کسی بات اور کسی کام اور کسی حالت پر ناز نہیں اور ناز تو کس چڑیا کا نام ہے میں تو واقعی اپنے کو کلب اور خنزیر سے بدتر سمجھتا ہوں بھلا کوئی اس کا کیا یقین کر سکتا ہے اس لئے میں بتلاتا ہوں کہ خنزیر سے بدتر سمجھنا اس معنی کر ہے کہ ان میں عقوبت کا احتمال نہیں اور ہم میں عقوبت اور عذاب کا احتمال ہے اب بتلاؤ کون اچھا ہے نیز باب اصلاح میں میں بحمد اللہ امین ہوں یعنی کسی کی حالت کی اطلاع دوسرے کو نہیں کرتا اگر کسی کا مضمون نقل کراتا ہوں تو اس کا نام نہیں نقل کراتا کہ یہ کس کا مضمون ہے غرض میں ہر قسم کی رعایت کو ملحوظ رکھتا ہوں اور امراض باطنی کا سہل سے سہل علاج تجویز کرتا ہوں اور کسی مرض کو لاعلاج نہیں بتلاتا ہوں کیونکہ طب جسمانی میں تو بعض امراض ایسے ہیں کہ ان کا کوئی علاج نہیں مگر طب روحانی میں بحمد اللہ کہیں گاڑی نہیں اٹکتی پھر جب اتنی رعایتوں پر بھی مجھ کو اذیت دی جاوے تو کہاں تک تغیر نہ ہو آخر میں بھی انسان ہوں بشر ہوں تو مجھ کو اس قدر ستایا ہی کیوں جاتا ہے اس پر اگر کچھ کہتا ہوں تو مجھ کو بدخلق اور سخت گیر مشہور کرتے ہیں اور اپنی حرکت کو نہیں دیکھتے اس کی بالکل ایسی مثال ہے کہ چپکے سے ایک شخص کے سوئی چبھو دی اور الگ ہو گئے اب وہ چیخ رہا ہے چلا رہا ہے جھلا رہا ہے اس کے اس چیخنے اور چلانے اور جھلانے کو تو

انھیں دیکھا تو بہت پسند کیا۔ فرماتے تھے کہ ان سے مل کر بڑا مزہ آیا میں نے جی میں کہا کہ ہاں دونوں آزاد ہیں اس واسطے مزہ آیا۔ میرے یہ ماموں صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں اس کی تو شکایت نہیں کہ ہم کو علماء کافر کہیں۔ انھیں یہ تو ضرور کہنا چاہیے۔ کیونکہ اگر وہ یہ نہ کہیں تو ہم تو ساری دنیا کو کافر بنادیں۔ سو ہمیں اس کی تو شکایت نہیں لیکن یہ شکایت ہے کہ جو ہمارے پاس دولت باطنی ہے اس کو ہم سے کیوں نہیں حاصل کیا جاتا ہم اس پر راضی ہیں کہ ممبر پر بیٹھ کر تو ہمیں کافر کہیں لیکن خلوت میں آکر ہم سے وہ چیز حاصل کریں جو ہمارے پاس ہے۔ تو ایسے آزاد بزرگ نے بھی شریعت کا اتنا پاس کیا کہ ممبر پر اپنی تکفیر کو گوارا کیا اس حفاظت شریعت کا ایک واقعہ ان ہی ماموں صاحب کا اور یاد آیا حیدر آباد سے اول بار کانپور میں تشریف لائے تو چونکہ جلے بھنے بہت تھے ان کی باتوں سے لوگ بہت متاثر ہوئے عبدالرحمن خان صاحب مالک مطبع نظامی بھی ان سے ملنے آئے اور ان کے حقائق و معارف سن کر بہت معتقد ہوئے عرض کیا کہ حضرت وعظ فرمایئے تاکہ سب مسلمان متمتع ہوں۔ ماموں صاحب نے اس کا جواب عجیب از آزادانہ رندانہ دیا۔ کہا کہ خان صاحب میں اور وعظ۔ صلاح کار کجا و من خراب کجا۔ پھر جب زیادہ اصرار کیا تو کہا کہ ہاں ایک طرح کہہ سکتا ہوں اس کا انتظام کر دیجئے عبدالرحمن خاں صاحب بے چارے متین بزرگ تھے سمجھے کہ ایسا طریقہ ہوگا کہ جس کا انتظام نہ ہو سکے۔ یہ سن کر بہت اشتیاق کے ساتھ پوچھا کہ حضرت وہ طریقہ خاص کیا ہے ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں بھڑوا ہے رے بھڑوا بھڑوا ہے رے بھڑوا اور اس وقت میں حقائق و معارف بیان کروں کیونکہ ایسی حالت میں کوئی گمراہ تو نہ ہوگا سب سمجھیں گے کہ کوئی مسخرہ ہے مہمل باتیں کر رہا ہے پھر یہ شعر پڑھا اور شعر بھی ویسا ہی سوچا جیسا مذاق تھا۔

ایں خرقہ کہ من دارم در رہن شراب اولی
ویں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولی

یہ تو مطلع ہے جو شعر انھوں نے پڑھا تھا وہ یہ ہے

من حال دل اے زاہد باخلق نخواہم گفت
کیں نغمہ اگر گویم باچنگ ورباب اولی

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

صاحب کو غصہ آتا تو بھائی کو زیادہ مارتے اور کوئی پوچھتا تو فرماتے کہ سکھلاتا یہ ہی ہے حالانکہ یہ بات واقع کے خلاف ہوتی تھی میں خود بھی ایسی حرکتیں کرتا تھا مگر مشہور یہ ہی تھا کہ یہ سکھلاتا ہے ایک مرتبہ تائی صاحبہ نے والد صاحب سے فرمایا کہ بھائی تم چھوٹے ہی کو کیوں مارتے ہو حالانکہ دنگا دونوں ہی کرتے ہیں فرمایا دو وجہ ہیں ایک تو یہ کہ سبق یاد کر لیتا ہے میرے متعلق فرمایا اس لئے یہ پیارا معلوم ہوتا ہے اور ایک یہ کہ یہ خود نہیں کرتا چھوٹا سکھلاتا ہے فرمایا میں ایک روز پیشاب کر رہا تھا بھائی صاحب نے آ کر میرے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا ایک روز ایسا کہ بھائی پیشاب کر رہے ہیں میں نے ان کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا اتفاق سے اس وقت والد صاحب تشریف لے آئے فرمایا یہ کیا حرکت ہے میں نے عرض کیا ایک روز انہوں نے میرے سر پر پیشاب کیا تھا بھائی نے اس کا بالکل انکار کر دیا مختصری پٹائی ہوئی اس لئے کہ میرا دعویٰ ہی دعویٰ رہ گیا تھا ثبوت کچھ نہ تھا اور میرے فعل کا مشاہدہ تھا غرض جو کسی کو نہ سوجھتی تھی وہ ہم دونوں بھائیوں کو سوجھتی تھی بھائی صاحب بچپن میں مجھ سے کہا کرتے تھے کہ ہم ایک کرسی پر بیٹھے ہوں گے سامنے میز ہوگی اور پکار پکار کر کہتے ہوں گے کہ او فلانے او فلانے مراد حکومت تھی اور تم ایک چٹائی پر بیٹھے ہو گئے دو چار لڑکے سامنے ہونگے ایک قچی ہاتھ میں ہوگی مطلب یہ تھا کہ لڑکے پڑھاؤ گے مگر ایسا ہونے کے بعد ان پر اس فرق کا یہ اثر ہوا کہ اب ان کو یہ حسرت ہوا کرتی تھی کہ افسوس مجھ کو والد صاحب نے علم دین کیوں نہیں پڑھایا اور مجھ کو بحمد اللہ کبھی یہ حسرت نہیں ہوئی کہ والد صاحب نے مجھ کو علم دنیا کیوں نہیں پڑھایا۔

مسلمان کی پہچان تو ڈاڑھی سے ہوتی ہے:

دو شخص تعویذ لینے کے لئے حاضر ہوئے حضرت والا اُن لوگوں کی صورت دیکھ کر یہ امتیاز نہ فرما سکے کہ یہ مسلمان ہیں یا ہندو اس لئے کہ حضرت والا کا معمول یہ ہے کہ اگر مسلمان ہوں تو تعویذ عطا فرماتے ہیں اور ہندوؤں کو احتیاطاً فرمایا کرتے ہیں کہ کچے سوت کی چنچلی لے آؤ گنڈا بنا دیا جائے گا اور اثر میں کچھ فرق نہیں پڑتا لہٰذا ان شخصوں سے یہ ہی فرمایا کہ پانی لے آؤ پڑھ دوں گا اور ایک سوت کی چنچلی لے آؤ گنڈا بنا دوں گا جب وہ چلے گئے فرمایا کہ آج کل بڑی آفت ہے

حکیم الامت مجدد الملت حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی
ملفوظات
حکیم الامت
اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

مولوی عبدالرحمٰن جلال آبادی اور جمال شاہ مجذوب

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ بیان فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کچھ دن جلال آباد کے ایک مجذوب جمال شاہ کی صحبت میں بیٹھے تھے کہ ان پر کچھ جذب کا اثر طاری ہوا۔ پھر تو مولوی صاحب کی یہ حالت ہوگئی کہ ہر وقت جمال شاہ کی خدمت میں رہنے لگے اور باایں فضل وکمال اس ہیت کذائی سے کہ کوئلوں کا تھیلا گلے میں پڑا ہوا ہے اور ناریل ہاتھ میں ہے اور جمال شاہ کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں۔ جب مجذوب صاحب کو حقے کی ضرورت پیش آتی ناریل تیار کر کے سامنے رکھ دیتے جب مولوی صاحب کا انتقال ہوگیا تو جمال شاہ مجذوب بھی آئے اور کہنے لگے کہ مولوی صاحب ہمارا بوجھ نہ اٹھا سکے ایک دم بوجھ اٹھالیا۔ تدریجاً اٹھاتے تو سنبھال لیتے۔

(شمامِ امدادیہ)

مجذوب کا جنگل میں کھڑے رہنا

ایک مرتبہ حافظ غلام مرتضٰی مجذوب جنگل میں کھڑے تھے اور بھیڑیے ان کے دونوں طرف کھلاڑیاں کر رہے تھے، حضرت مولانا تھانوی فرماتے ہیں کہ میرے نانا صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے مجذوب صاحب سے کہا کہ حضرت یہ بھیڑیے ہیں۔ نہیں سمجھتے ہیں کہ کون بزرگ ہیں اور کون نہیں۔ مجذوب بولے میاں یہ آدمیوں کو نہیں کھایا کرتے ان کی غذا جانور ہیں ہم کو کچھ نہیں کہیں گے۔ (امثالِ عبرت)

دیوبند کی ایک مجذوبہ

دیوبند میں ایک بزرگ تھے مولانا فریدالدین صاحب اور ان کے زمانے میں ایک مجذوبہ تھی، وہ ننگی پھرا کرتی تھی، کسی نے پوچھا کہ تو ستر کیوں نہیں چھپاتی کہنے لگی بیلوں اور گدھوں سے پردہ کا حکم نہیں ہے پردہ آدمیوں سے ہوتا ہے۔ ایک روز حسب معمول برہنہ پھر رہی تھی ایک دم کہنے لگی کپڑا لاؤ کپڑا لاؤ مرد آرہا ہے تھوڑی دیر میں مولانا فریدالدین صاحب تشریف لائے۔

(امثالِ عبرت)

زیرِ نظر کتاب میں مجذوب کیا چیز ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے اور مجاذیب کے اقسام اور پھر مجاذیب کے کچھ حیرت انگیز واقعات کا ذکر ہے تاکہ پڑھنے کے لیے روحانی تفریح کا سامان بھی ہو جائے

تالیف
محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

مکتبہ عمر فاروق

صاحب ان کے پاس گئے۔ مولوی صاحب مثنوی شریف پڑھا رہے تھے ان صاحب حال سے دریافت کیا کہ تم کون ہو ان صاحب نے کہا کہ میں شیطان ہوں۔ مولانا نے فرمایا کہ اگر شیطان ہو تو لاحول ولا قوة الا باللہ وہ سیدھے اٹھے ہوئے قیام گاہ کو چلے گئے۔ اور سمجھ گئے کہ واقعی میں ایسا ہی ہوں تو پھر اپنے وجود ناپاک سے دنیا کو پاک کر دینا چاہئے۔ اپنے ایک مرید سے کہا کہ میں اپنا گلا کاٹوں گا۔ اگر کچھ باقی رہ جائے تو پھر تم صاف کر دینا اس بھلے آدمی نے بھی وعدہ کر لیا۔ چنانچہ انہوں نے حجرہ میں جا کر اپنی گردن کاٹ لی جب وہ مر چکے تو مرید نے کسی ترکیب سے کیواڑ کھول کر اندر دیکھا تو کام تمام ہو چکا تھا کچھ حصہ کھال کا باقی تھا اس نے اس کو بھی صاف کر دیا۔ اس حالت میں اس کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ نواب صاحب کے یہاں مقدمہ پیش ہوا اس نے سارا واقعہ بیان کیا چونکہ اس میں مولانا صاحب کا بھی نام تھا اس لئے ان کو بھی بلایا ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا بیشک یہ واقعہ سچا ہے وہ میرے پاس گئے تھے اور یہ کہا تھا میرے نزدیک یہ شخص یعنی مرید سچا معلوم ہوتا ہے۔ اس پر نواب صاحب نے ان کو چھوڑ دیا۔ اس پر مولانا محمد یعقوب صاحب نے فرمایا کہ ان کو یہ جواب دینا چاہئے تھا کہ کیا حرج ہے شیطان بھی تو انہی کا ہے تعلق تو اب بھی باقی رہا۔ اس سے ان کی فوراً تسلی ہو جاتی اور اس پر حضرت والا نے فرمایا کہ خود مجھے صدہا احوال ایسے پیش آئے ہیں مگر اس کو تو میں ہی جانتا ہوں یا وہ جانتا ہے جس پر گزرتی ہے لوگ کیا جانیں اور یہ بھی فرمایا کہ خواب میں کبھی صورت مقصود ہوتی ہے اور کبھی معنی مقصود ہوتے ہیں۔ امام اعظم صاحبؒ نے ایک دفعہ ایک خواب دیکھا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیاں قبر سے اکھاڑ رہا ہے۔ حضرت ابن سیرینؒ سے اس کی تعبیر دریافت کی فرمایا کہ یہ شخص وارث نبوت ہوگا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم ظاہر کرے گا اس سے تفتیش دین مراد ہے اور فرمایا کہ اولیاء اللہ کی ہزاروں خوابیں ہیں۔

ایک شخص مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے پاس روتے ہوئے آئے حضرت نے فرمایا کیا بات ہے اس نے کہا میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے۔ حضرت نے فرمایا کہ بیان تو کرو ان صاحب نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا یہ تو بہت اچھا خواب ہے۔ تمہارے لڑکا پیدا ہوگا اور حافظ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ان صاحب کی تسلی ہو گئی۔ جامع کہتا ہے اس پر کوئی صاحب ان کے ارتداد کا فتویٰ نہیں لگاتے نہ حضرت شاہ صاحب کو کسی کی مجال ہے کہ یوں کہیں کہ تنبیہ تھیں کی خیر۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
ملفوظات
حکیم الامت
ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

شروع کیے چونکہ ڈاکوؤں کی تعداد کثیر تھی اور ادھر سے بے سروسامانی تھی یہ مقابلہ میں شہید ہو گئے اور اس حدیث شریف کے مصداق ہو گئے۔ من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون دمه فهو شهيد ومن قتل دون اهله فهو شهيد و من قتل دون مظلمته فهو شهيد (كلها في جمع الفوائد)

شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا۔ شب کے وقت اپنے گھر مثل زندہ کے تشریف لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لا کر دی اور فرمایا کہ اگر تم کسی سے ظاہر نہ کرو گی تو اسی طرح روز آیا کریں گے لیکن ان کے گھر کے لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں اس لیے ظاہر کر دیا اور پھر آپ تشریف نہیں لائے۔ یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے۔

جدِّ اعلیٰ حضرت فرخ شاہ

حضرت والا کے جدِّ اعلیٰ فرخ شاہ کابلی کا حال تتمات تنبیہات وصیت سے مع حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔

نمبر ا۔ منقول از ضمیمہ تتمہ سادسہ تنبیہات وصیت بابت منتصف اخیر ۱۳۳۶ھ مطبوعہ الامداد ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ

مضمون ثالث (ط) شیوخ تھانہ بھون وحضرت شیخ مجدد الف ثانیؒ وحضرت شیخ جلال الدین تھانیسریؒ وحضرت شیخ فریدالدین گنج شکرؒ یہ سب سلطان شہاب الدین الملقب بہ فرخ شاہ کابلی کی اولاد سے ہیں جن کی نسبت زبدۃ المقامات میں ہے۔

''مردے از اجلہ امراء واعاظم وزراء سلاطین کابل بودہ نخستیں نزیل ہندوستان اوست کہ از غزنین وکابل بدیار ہند آمد گویندوے باوصاف خجستہ موصوف بود' وبترویج اسلام و توہین عبدہ اصنام معروف۔

نمبر ۲۔ (منقول از تتمہ سابعہ تنبیہات وصیت بابت منتصف ۱۳۳۷ھ مندرجہ رسالہ النور جو غالباً ماہ جمادی الاخریٰ یا رجب ۱۳۳۷ہجری کا ہے۔)

اشرف السوانح

جلد اوّل - جلد دوم

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا
محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کمپیوٹر ایڈیشن... خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
کی نایاب رنگین تصاویر کے ساتھ

پورے نو مہینے میں بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی ہے اور اگر نو مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو شوہر کا ہے۔ البتہ وہ لڑکی عدت کے اندر ہی یعنی تین مہینے سے پہلے اقرار کرے کہ مجھ کو پیٹ ہے تو وہ بچہ حرامی نہ ہوگا۔ دو برس کے اندر اندر پیدا ہونے سے باپ کا کہلاوے گا۔

مسئلہ کسی کا شوہر مر گیا تو مرنے کے وقت سے اگر دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی نہیں بلکہ شوہر کا بچہ ہے ہاں اگر وہ عورت اپنی عدت ختم ہو جانے کا اقرار کر چکی ہو تو مجبوری ہے۔ اب حرامی کہا جاوے گا۔ اور اگر دو برس کے بعد پیدا ہو تب بھی حرامی ہے تنبیہ۔ ان مسئلوں سے معلوم ہوا کہ جاہل لوگوں کی جو عادت ہے کہ کسی کے مرے پیچھے نو مہینے سے ایک دو مہینے بھی زیادہ گذر کر بچہ پیدا ہو تو اس عورت کو بدکار سمجھتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی ہے اور اگر پورے چھ مہینے یا اس سے زیادہ مدت میں ہوا تو وہ شوہر کا ہے اس پر بھی شبہ کرنا گناہ ہے۔ البتہ اگر شوہر انکار کرے اور کہے کہ یہ میرا نہیں ہے تو لعان کا حکم ہوگا۔

مسئلہ نکاح ہو گیا لیکن ابھی رواج کے موافق رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ بچہ پیدا ہو گیا اور شوہر انکار نہیں کرتا کہ میرا بچہ نہیں ہے تو وہ بچہ شوہر ہی سے کہا جاوے گا حرامی نہیں کہا جاوے گا اور دوسروں کو اس کا حرامی کہنا درست نہیں۔ اگر شوہر کا نہ ہو تو وہ انکار کرے اور انکار کرنے پر لعان کا حکم ہوگا۔

مسئلہ میاں پردیس میں ہے اور مدت ہو گئی برسیں گذر گئیں کہ گھر نہیں آیا اور یہاں [illegible] پیدا ہو گیا اور شوہر اسکو اپنا ہی بتاتا ہے تب بھی وہ [illegible] حرامی نہیں اسی شوہر کا ہے۔ البتہ اگر شوہر خبر پا کر انکار کرے تو لعان کا حکم ہوگا

اولاد کی پرورش کا بیان

مسئلہ میاں بی بی میں جدائی ہو گئی اور طلاق مل گئی اور گود میں بچہ ہے تو اس کی پرورش کا حق ماں کو ہے۔ باپ اسکو نہیں چھین سکتا۔ لیکن بچہ کا سارا خرچ باپ ہی کو دینا پڑے گا۔ اور اگر ماں خود پرورش نہ کرے باپ کے حوالے کر دے تو باپ کو لینا پڑے گا عورت کو زبردستی نہیں دے سکتا۔

مسئلہ اگر ماں نہ ہو یا ہے تو لیکن اس نے بچہ کے لینے سے انکار کر دیا تو پرورش کا حق نانی اور پرنانی کو ہے ان کے بعد دادی اور پردادی۔ یہ بھی نہ ہوں تو سگی بہنوں کا حق ہے کہ وہ اپنے بھائی کی پرورش کریں سگی بہنیں نہ ہوں تو سوتیلی بہنیں۔ مگر جو بہنیں ایسی ہوں کہ ان کی اور اس بچہ کی ماں ایک ہے وہ پہلے ہیں اور جو بہنیں ایسی ہوں کہ ان کا اور اس بچہ کا باپ ایک ہے وہ پیچھے ہیں پھر خالہ پھر پھوپی۔

مسئلہ اگر ماں نے کسی ایسے مرد سے نکاح کر لیا جو بچہ کا محرم رشتہ دار نہیں یعنی اس رشتہ میں ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہیں تھا

فالصّٰلحٰت قٰنتٰت حٰفظٰت للغیب بما حفظ اللہ
بہشتی زیور مکمل
عکسی
مصنفہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح
اسلامک بک سروس

میں کوئی ایسی جامعیت ہے جو تارک الدنیا بھکشوؤں اور کاروباری انسانوں دونوں کے لئے قابلِ تقلید ہو؟ اسی لئے اس کی زندگی کبھی بھی اس کے ماننے والے کاروباریوں کے لئے قابلِ تقلید نہ بنی، ورنہ چین، جاپان، سیام، دانام، تبت و برما کی تمام سلطنتیں صناعیاں اور دیگر کاروباری مشاغل فوراً بند ہو جاتے اور بجائے آباد شہروں کے صرف سنسان جنگلوں کا وجود رہ جاتا۔

حضرت موسیٰؑ کی زندگی کا ایک ہی پہلو نہایت واضح ہے اور وہ جنگ اور سپہ سالاری کا پہلو ہے، ورنہ اس کے علاوہ ان کی سیرت کی پیروی کرنے والوں کے لئے دنیاوی حقوق، واجبات، فرائض اور ذمہ داریوں کا کوئی نمونہ موجود نہیں ہے۔ میاں بیوی، باپ بیٹے، بھائی بھائی، دوست واحباب کے متعلق ان کا کیا طرزِ عمل تھا، باپ کے فرائض میں ان کا کیا دستور تھا، اپنے مال و دولت کو کن مفید کاموں میں انہوں نے لگایا؟ بیماروں، یتیموں، مسافروں اور غریبوں کے ساتھ ان کا کیا برتاؤ تھا اور ان کے ماننے والے ان امور میں ان کی زندگی کی مثالوں سے کیوں کر فائدہ اٹھائیں۔ حضرت موسیٰؑ بیوی رکھتے تھے، بچے رکھتے تھے، بھائی رکھتے تھے، دوسرے اعزہ اور متعلقین رکھتے تھے اور ہمارا اعتقاد ہے کہ ان کا پیغمبرانہ طرزِ عمل یقیناً ہر حرف گیری سے پاک ہوگا۔ مگر ان کی موجودہ سیرت کی کتابوں میں ہم کو یہ ابواب نہیں ملتے جو ہمارے لئے قابلِ تقلید اور نمونہ ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں تھیں، اور انجیل کے بیان کے مطابق ان کے بھائی بہن بھی تھے، بلکہ مادی باپ تک موجود تھا۔ مگر اُن کی زندگی کے واقعات ان عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ ان کا تعلق، طرزِ عمل، سلوک اور برتاؤ نہیں ظاہر کرتے، حالانکہ دنیا ہمیشہ انہی تعلقات سے آباد رہی ہے، اور رہے گی، مذہب کا بڑا حصہ انہی کی متعلقہ ذمہ داریوں کے ادا کرنے کا نام ہے علاوہ

خطباتِ مدراس
علامہ سید سلیمان ندوی
مجلسِ نشریاتِ اسلام
۱-کے-۳ ناظم آباد مینشن ناظم آباد نمبر۱ کراچی ۱۸

بیان کرنے کا نہیں اس کی حقیقت کے ادراک سے اکثر ابناء زماں قاصر ہیں۔ آیات و احادیث کثیرہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے۔ ایک ایک مثال قرآن و حدیث کی لکھی جاتی ہے۔ ایک جگہ ارشاد جناب باری ہے قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا[1] الایہ دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم[2] الاٰیۃ۔ آیت ثانیہ میں نفی عذاب کا وعدہ فرمایا اور ظاہر ہے کہ اگر اس کا خلاف ہو تو کذب لازم آئے مگر آیت اولیٰ سے اس کا تحت قدرت باری تعالیٰ داخل ہونا معلوم ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالےٰ جل و علیٰ ہے کیوں نہ ہو و ھو علی کل شئی قدیر[3]۔ احادیث کو دیکھئے کہ عشرہ مبشرہ مثلاً بالیقین جنتی بار ارشاد نبی جو حقیقۃً وحی الٰہی جل و علیٰ ہے ہو چکے پر چونکہ صحابۂ کرام جانتے تھے کہ خدائے پاک مجبور نہیں ہے اس لئے نظر بقدرت و جلال کبریائی[4] ڈرتے ہی رہے بلکہ خود سرور کائنات علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیمات جن کی شان ہیں لیغفر لک[5] اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر[6] فرماتے رہے۔ واللہ ما ادری و انا رسول اللہ ما یفعل بی و لا[7] بکم اور کما قال اللہ تعالیٰ یحق الحق و ھو یھدی السبیل[8]۔

علم غیب الٰہی

سوال:۔ علم غیب وصفات رحمان وقدوس جل شانہٗ مختصہ بجناب باری تعالیٰ کے ہے یا نہیں؟

جواب:۔ علم غیب خاصہ حضرت حق است جل شانہٗ خاصۃ الشی ما یوجد فیہ و لا یوجد فی غیرہ[9]۔ عقیدہ فقیر ہمیں است[10]۔ فقیر غلام فرید بقلم خود سکنہ کوٹ مٹھن و چاچڑاں ریاست بہاولپور۔

از بندہ رشید احمد عفی عنہ۔ بندہ کو آپ کے کارڈ کا مضمون معلوم ہوا جو کچھ آپ نے لکھا ہے درست ہے۔ علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔

علم غیب الٰہی

سوال:۔ ایک شخص مثلاً زید کہتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت احوال گذشتہ و آئندہ اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے معلوم ہوئے بطور کشف اور خواب اور وحی اور الہام کے اور بعضے وقت میں احوال اس چیز کا کہ زمین و آسمان میں معلوم ہوا۔ اور اب بھی سلام اور درود امت کی طرف سے دور دور سے فرشتے حضرت کی خدمت میں لے جاتے ہیں۔ لیکن علم محیط کل شئے کا حضرت کو حاصل نہیں ہے بلکہ علم جس چیز کا جس وقت کہ اللہ تعالےٰ نے چاہا بخشا اور ایک شخص مثلاً عمرو کہتا ہے کہ علم دائمی کل شئے کا حضرت کو حاصل ہے اللہ کا بخشا ہوا اور حضرت ہمیشہ ہر جگہ ناظر اور حاضر اور ہر چیز کا احوال ہر وقت حضرت جانتے ہیں۔ آیا ان دونوں قولوں میں کس کا قول حق اور صحیح ہے اور کس کا قول باطل اور کفر ہے۔

---

[1] کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اس بات پر کہ تم پر عذاب بھیجے [2] اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دے گا جبکہ آپ ان میں موجود ہیں [3] اور وہ ہر چیز پر قادر ہے [4] ... [5] تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دے [7] خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور تمہارے ساتھ کیا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں [8] اللہ تعالیٰ حق کو صحیح کریگا اور وہی راستہ کی ہدایت کرتا ہے [9] شئی کی خصوصیت کا یہی مطلب ہے کہ اس میں موجود ہو اور اسکے غیر میں نہ ہو [10] فقیر کا عقیدہ بھی یہی ہے۔

- فتاویٰ رشیدیہ، مکمل مبوّب
- سبیل الرشاد
- ہدایۃ الشیعہ
- زبدۃ المناسک
- فیصلۃ الاعلام فی دار الحرب دار الاسلام
- لطائفِ رشیدیہ
- ہدایۃ المعتدی فی قراءۃ المقتدی
- القطوف الدانیۃ فی تحقیق الجماعۃ الثانیۃ
- الحق الصریح فی اثبات التراویح
- فتویٰ مولد شریف
- ردّ الطغیان فی اوقاف القرآن
- تعداد رکعاتِ تراویح
- اوثق العریٰ فی تحقیق الجمعۃ فی القریٰ
- فتویٰ احتیاط الظہر

صفحہ ۹۳۲ پر انھوں نے تحریر فرمایا ہے کہ لاہور کے ایک مولوی احمد علی کا یہ خیال ہے کہ شیطان کو حضرت آدم کے نئے حکم سجدہ دینے میں اللہ سے بھول ہوئی اور دوسری بھول یہ ہوئی کہ شیطان نے جب لمبی عمر مانگی تو عطا فرما دی ۔۔۔ اسکے علاوہ ان مولوی صاحب کا دعویٰ ہے کہ قرآن و حدیث کو جتنا صحیح میں نے سمجھا ہے گذشتہ بارہ سو سال میں کسی نے نہیں سمجھا ۔۔۔ اور یہ اپنے مریدوں کو چپکے سے تعلیم دیتے ہیں کہ میری پیروی کرتے رہو تو جنت میں سب سے اچھی بلڈنگیں دلاؤں گا ۔ میرا مقام جنات نعیم میں سب سے اوپر انبیاء کی صف میں ہے ۔۔۔ ان مولوی صاحب نے مجھے (یعنی میرے پیر کو) ایک خط میں لکھا کہ رسول اللہ عالمی امور کے انتظام و انصرام میں مجھ سے مشورہ لیتے ہیں اور نماز جمعہ کی نماز میں اکثر بیت اللہ یا مسجد نبوی میں پڑھتا ہوں ۔۔۔ ایک اور خط میں انھوں نے مجھے لکھا کہ تو بھی میرا مرید ہو جا پھر دیکھ عرش و کرسی سب دکھاتا ہوں ۔ خلیفیت مجھ پر ختم ہے ۔ میرے مرتے ہی قیامت آ جائیگی ۔ ان مولوی صاحب کی ایک کتاب ہے "سلسلۃ السلسل السلاسل" ۔۔۔ اس میں صفحہ ۲۸ پر انھوں نے لکھا ہے کہ سن پچاس ہجری کے بعد قرآن و سنت کو صرف میں نے سمجھا ہے اور سارے مفسرین و محدثین بھٹک گئے ہیں ۔ صفحہ ۳۰ پر ہے کہ میں اللہ ہوں اور اللہ میں ۔ محمد مجھ میں ہے اور میں محمد میں ۔ مسیح مجھ سے ہے اور میں مسیح سے ۔ اپنی ایک اور کتاب "دحی و الہام" میں صفحہ ۲۹ پر لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں تو نبی ہی تھے ، لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی اور یہ نبوت اب مجھے وحی کی شفقتوں سے نوازتی ہے ۔

اے حضرت امیر صاحب کے نام آپ کے لکھے ہوئے یہ خطوط جن کا اوپر ذکر ہے میرے پاس موجود ہیں اور ذکر کردہ دونوں کتاب کے قلمی نسخے بھی محفوظ ہیں اور میں نے ان کا بیمہ کرا رکھا ہے ۔ اب میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ دیوبند تشریف لے آویں یا اپنے کسی وکیل کو بھیج دیں ۔ کوئی بھی حوالہ غلط ثابت کرنے پر یہ خادم فی حوالہ دس ہزار روپے ۔۔۔ کہ نصف جن کے پانچ ہزار ہوتے ہیں ، پیش کرے گا ۔ آمدورفت کے کرایہ کے علاوہ کھانے اور رہائش کا مفت انتظام کرے گا ۔

اگر آپ کو دیوبند آنے میں کوئی عذر ہو تو اپنے شہر لاہور میں ایک مجلس کا انتظام فرمائیے ۔ میں تاریخ متعین کیجئے آپ کے خطوط اور آپ کی کتابیں لیکر حاضر ہو جاؤں گا اور مجلس عام میں آپ کے ہاتھ سے چند حروف لکھوا کر ان خطوط اور کتابوں کی تحریر سے ملاؤں گا اور دنیا سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرے گی ۔ اگر آپ کے خیالات وہی ہیں جو میرے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہر فرمائے تو بتلائیے آپ مسلمان کدھر سے ہے ؟" (حضرت حضرت مولانا ملا ابن العرب مکی کان اللہ لہ)

لوگ شاید کہیں کہ مولوی احمد علی صاحب نے تو پانچ روپے کی جوڑ کا اعلان کیا اور ملا دس ہزار کا اعلان کرتا ہے ۔ شاید ملا گپ اڑاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ملا غریب تو واقعی اتنا مفلس ہے کہ اپنے پاس سے دینے کا معاملہ ہوتا تو ڈھائی آنے فی حوالہ بھی ڈرتے ڈرتے اعلان کرتا ۔ لیکن یہاں معاملہ یہ ہے کہ امریکہ نے ایک لاکھ ڈالر اسی غرض سے بھجوائے ہیں کہ مولویوں کو اس طرح لڑاؤ جیسے مرغ لڑتے ہیں ۔ اور جو مرغا جیتے اسے دل کھول کے انعام دو ۔ ادھر روس سے بھی دو لاکھ روبل وصول ہوئے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے انتشار افتراق کی فضا پھیلاؤ اور خاص طور سے مولویوں کو خرید و ۔ چنانچہ خاکسار نے خرشچوف کو لکھا تھا کہ مولانا مودودی کو خریدنے کے بارے میں کیا رائے ہے ۔ خرشچوف نے لکھا کہ احمق ملا ! مودودی کو خریدنا نہیں کچلنا ہے ۔ یہی تو وہ کالا ناگ ہے جو ہمارے مفادات کو سب سے زیادہ ڈستا ہے ۔ اسے خریدنے کی کوشش ہم بہت کر چکے اس پر تو مذہب کا جنون طاری ہے ۔ کسی طرح ہتھے نہیں چڑھتا لہذا اسے کچل دو ۔ مٹا دو ، برباد کر دو ۔۔۔ صدر امریکہ آنرن یا در سے ہدایت آئی کہ دیوبند کے مولوی تو بالکل نہ خریدنا کیونکہ یہ اللہ کے نیک بندے آپ سے آپ وہی کر رہے ہیں جو ہم چاہتے ہیں ۔ البتہ جماعت اسلامی کو کچلنا ضروری ہے ۔ اور اس سلسلہ میں کچھ بھی خرچ ہو پرواہ نہ کرنا ۔ ڈالر پہنچتے رہیں گے ۔ دیوبند میں ایک غیر دیوبندی قسم کا مولوی سنا ہے جماعت اسلامی کی طرفداری کر رہا ہے ۔ اسے خرید سکو تو خرید لو ، اور نہ ہاتھ آئے تو کسی مقدمہ میں پھنسا دو ۔ حقہ پانی بند کر دو ۔ تنگ کر دو ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تجلی

دیوبند

شمارہ ۱۱ — جلد ۷

سالانہ قیمت پانچ روپے۔ فی پرچہ ۸

غیر ممالک سے سالانہ چندہ ۱۲ شلنگ

انٹرنیشنل پوسٹل آرڈر

(جنوری ۱۹۵۶ء)

ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے

اشد ضروری

اگر اس دائرے میں سرخ نشان ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس پرچہ پر آپ کی خریداری ختم ہے یا تو منی آرڈر سے سالانہ قیمت بھیجیں یا وی پی کی اجازت دیں یا اگر آئندہ خریداری جاری نہ رکھنی ہو تب بھی اطلاع دیں۔ خاموشی کی صورت میں اگلا پرچہ وی پی سے بھیجا جائے گا جسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔

واضح رہے کہ اپریل ۵۵ء سے وی پی فیس دو آنے بڑھ گئی ہے۔ لہٰذا وی پی پانچ روپے دس آنے کا ہوگا۔

پاکستانی حضرات:۔ ہمارے پاکستانی پتہ پر چندہ بھیج کر رسید منی آرڈر ہمیں بھیج دیں۔

ترسیل زر اور خط و کتابت کا پتہ: دفتر تجلی دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

ترتیب دینے والے: عامر عثمانی ، زبیر افضل عثمانی

پاکستان کا پتہ:۔ جناب شیخ سلیم اللہ صاحب ۳/۲۴ بی ڈی ناظم آباد کراچی (پاکستان)

عامر عثمانی پرنٹر پبلشر نے "کوہ نور" پریس دہلی سے چھپوا کر اپنے دفتر تجلی دیوبند سے شائع کیا۔

میں عرض کرنے کے واسطے میرے ذہن میں نہیں ہے، باقی اتنا ضرور ہے کہ بندۂ ناچیز کے ذہن میں یہ نقشہ ہے کہ جس طرح انگریزی سلطنت کے فوجی فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں، دنیاوی معیشت کے لئے اللہ کی سنت حقیقی اعلاء المسلمین کے لئے ان کے اس طرح مذہب کیلئے کوششوں میں لگ جانے کے ساتھ وابستہ ہے، وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۝ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا۝ فقط والسلام

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ۝ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ

بقلم حبیب الرحمٰن مدرس، ۶ محرم بروز دوشنبہ

(۱۳)

فوائد مکتوب ھذا:۔ ف۱ مومنین کا آپس کا حسن ظن حق تعالیٰ کے جود وسخا کے دہانے کھولنے کیلئے بہترین مفتاح رحمت ہے۔ ف۳ تبلیغ میں بہت وجوہ سے اللہ کے تقرب اور نسبت یادداشت کے پیدا ہونیکے ایسے قوی اسباب ہیں کہ ہزاروں جانیں اور سر اس کی قیمت میں ارزاں ہیں۔

ف۲ ترددات کی بدلیاں سرمایۂ فکر کو بے محل لگانے سے اٹھتی ہیں،

از سگِ آستانۂ عزیزی واحمدیؒ

بندہ محمد الیاس عفی عنہ

بسلالۂ خاندانِ نبوت جوہرِ تاباں معدنِ سیادت جناب سید صاحب دام مجدکم

لہ حضرت شاہ عبدالعزیز وحضرت سید احمدؒ کی طرف اشارہ ہے،

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

خطاب کر فرمایا کہ حاجی صاحب! جو یہ لڑکا کہہ رہا ہے وہ ٹھیک ہے۔

اس پر حاجی صاحب نے کھڑے ہو کر سات دفعہ بجا و درست اس طرح کہا کہ اولاً جھکتے پھر سروقد کھڑے ہو جاتے، پھر جھکتے پھر کھڑے ہو جاتے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا حاجی صاحب! ہم جائیں۔ حاجی صاحب نے عرض کیا، جیسی رائے عالی ہو۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جانے لگے۔ جب حافظ صاحب کے پاس سے گزرے تو انہوں نے دبی آواز سے عرض کیا کہ حضور! کتابوں میں ہم نے جو آپ کا حلیہ شریف پڑھا ہے، وہ تو اور ہے اور یہ حلیہ جس میں آپ اس وقت تشریف لائے ہیں، مولانا رشید احمد گنگوہی کا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اصل حلیہ تو وہی ہے جو آپ نے کتابوں میں پڑھا ہے، مگر آپ کو چونکہ مولانا رشید احمد سے عقیدت ومحبت ہے، اس لئے ہم ان کی صورت میں آئے ہیں۔

پھر حافظ صاحب نے یہ خواب لکھ کر حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں مکہ مکرمہ بھیجا۔ حضرت حاجی اس سے بہت مسرور ہوئے اور یہ وصیت فرمائی کہ اس خواب کو میری قبر میں ایک طاق بنا کر اس میں رکھ دینا۔ (ملفوظات فقیہ الامت قسط: ۳/ ۷۱)

تنگی کے بعد فراخی

حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہٗ خود نوشت سوانح میں تحریر فرماتے ہیں کہ قطب عالم حضرت حاجی صاحب قدس سرہ العزیز کو فرماتے ہوئے میں نے خود سنا کہ ایک ہفتہ تک حضرت قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ میں اس کے انکار سے سمجھا کہ منشا الوہیت یہی ہے، اس لئے میں بھی صبر کر کے چپکا ہو گیا۔ ایک ہفتہ گزر جانے کے بعد جبکہ ضعف ونقاہت بہت زیادہ ہو گیا تھا، رات میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز کو خواب میں دیکھا، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے تم کو اپنے باورچی خانہ کا ناظم اور مہتمم بنا دیا۔ صبح کو اندھیرے میں ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے دروازہ کھولا تو اس نے ایک تھیلی دی جس میں سو ریال تھے اور پھر چلا گیا۔ اس کے بعد سے عسرت نہیں ہوئی۔

(آپ بیتی شیخ الحدیث مولانا زکریا: ۶/ ۱۷۰)

علماءِ دیوبند

کے

واقعات و کرامات

حافظ مومن خان عثمانی

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّھُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَکَ فَقَالَ لِیْ اَرَاَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا۔

کیجیے ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو، سو تم بہت لائق ہو کہ سجدہ کریں ہم تم کو تو فرمایا مجھ کو بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو،

ف:۔ یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجیے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجیے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار، پھر مر کر خدا نہیں بن گیا ہے، بندہ ہی بندہ ہے،

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ

مشکوۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں یوں نہ بولے کہ میرا بندہ اور میری بندی[1] تم سب اللہ

---

[1] فارسی اور ہندی ادب و شاعری میں یہ تعبیریں عام ہیں، مثلاً شاہ پرست، پیر پرست، حسن پرست کافر عشق وغیرہ

مجاہدِ اسلام عالم ربانی مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

کی

شہرۂ آفاق و معرکۃ الآراء کتاب

تقویۃ الایمان

مقدمہ / تعارفِ مصنف / حواشی

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مکتبہ خلیل

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 7321118

والسلام فی قبره الشریف هل ذلك امر
مخصوص به ام مثل سائر المومنین
رحمة الله علیهم حیوته برزخیة -

الجواب

عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة
صلی الله علیه وسلم حیٌّ فی قبره الشریف
وحیوته صلی الله علیه وسلم دنیویة
من غیر تکلیف وهی مختصة به
صلی الله علیه وسلم وبجمیع الانبیاء
صلوات الله علیهم والشهداء لا برزخیة
کما هی حاصلة لسائر المومنین بل
لجمیع الناس کما نص علیه العلامة
السیوطی فی رسالته انباء الاذکیاء
بحیوة الانبیاء حیث قال قال الشیخ
تقی الدین السبکی حیوة الانبیاء و
الشهداء فی القبر کحیوتهم فی الدنیا
ویشهد له صلوة موسی علیه السلام
فی قبره فان الصلوة تستدعی جسدًا
حیا الی اخر ما قال فثبت بهذا ان
حیوته دنیویة برزخیة لکونها فی عالم

کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات
آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی
حیات ہے۔

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے
نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک
میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے
بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے
آں حضرت اور تمام انبیا علیہم السلام اور شہدا
کے ساتھ برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام
مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی
نے اپنے رسالہ "انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء"
میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ
علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء
و شہدا کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا
میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں
نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ
جسم کو چاہتی ہے۔ الخ پس اس سے ثابت
ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی
ہے اور اس معنے کر برزخی بھی ہے کہ عالم

المہند علی المفند

یعنی

عقائدِ علماءِ اہلِ سنّت دیوبند رحمہم اللہ

تالیف

فخر المحدثین حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ھ

باضافہ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ

از

حضرۃ مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی مدظلہم

مع

تصدیقاتِ قدیمہ جدیدہ

یا رسول کبریا فریاد ہے
یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے
مدد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفےٰ
میری تم سے ہر گھڑی فریاد ہے

کیسے ہیں۔

(جواب) ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور خلوت میں بایں خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع فرمادیوے یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں۔ اور بعقیدۂ عالم الغیب اور فریادرس ہونے کے شرک ہیں اور مجامع میں منع ہیں کہ عوام کے عقیدہ کو فاسد کرتے ہیں لہٰذا مکروہ ہوویں گے واللہ تعالیٰ اعلم۔

رسول اللہ ﷺ کا علم غیب

(سوال) قصبہ ہذا میں ایک میاں صاحب وارد ہوتے ہیں۔ پیری مریدی کرتے ہیں مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مرادآبادی قدس سرہٗ کے مرید خلیفہ حاجی عالم صوفی حافظ اپنے کو بتلاتے ہیں رفتہ رفتہ ان کی بزرگی کا شہرہ ہوا۔ عوام کے سامنے وعظ نصیحت فرماتے ہیں رسول مقبول احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کو عالم الغیب بتلاتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو غیب تھا۔

(جواب) حضرت ﷺ کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے فقط والسلام۔

رحمۃ للعالمین

(سوال) لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

(جواب) لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ فقط

شفاعت کبریٰ

(سوال) شفاعت کبریٰ کا وعدہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا باقی اذن من جانب اللہ ہوتا ہے یا

فتاویٰ رشیدیہ (کامل)
مبوب بطرزِ جدید
حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی
دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱

کلیاتِ امدادیہ

یعنی دس کتابوں کا مجموعہ

جو تصوف وسلوک، تذکیۂ نفس اور اصلاح اخلاق میں
بے نظیر اور اس فن کی بنیادی اور مشہور کتابیں ہیں

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

اُردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 2631861

ربنا از انت قاضی والمنادی جبریل

ہوش میں آئے غریب سرخوش جام صبوح — کہ عمل اچھے برے ہوتے ہیں افعال قبوح

کیا بھروسا زندگی کا ہے مسافر تن میں روح — این موسیٰ این عیسیٰ این یحییٰ این نوح

انت یا صدیق عاصی تب الی المولے الجلیل

غزل در شوق زیارت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

سبز و شاداب گلستان تمنا ہووے — کاش مسکن مرا صحرائے مدینہ ہووے

ہند میں گرم تپش یوں دل مضطر ہے مدام — دام میں جیسے کوئی مرغ تڑپتا ہووے

مجھ کو بھی روضۂ اقدس کی زیارت ہو نصیب — زہے قسمت جو سفر سوئے مدینہ ہووے

جب کہیں قافلے والے کہ مدینے کو چلو — شوق میں پھر تو مرا اور ہی نقشہ ہووے

ننگے پانوؤں وہیں ہو جاؤں میں اٹھ کر ہمراہ — تن میں جامہ بھی مرے ہو کہ برہنہ ہووے

یوں چلوں خاک اڑاتا ہوا صحرا صحرا — جیسے جنگل میں بگولہ کوئی اڑتا ہووے

گرم جولان روش برق ہوں شاداں خنداں — پاؤں پر پاؤں مرا شوق میں پڑتا ہووے

کانٹے تلوؤں میں چبھیں برگ گل تر سمجھوں — خاک جو اڑ کے پڑے آنکھوں میں سرمہ ہووے

ایسی صورت سے در شاہ عرب پر میں پہنچوں — حال جیسے کسی ناچیز گدا کا ہووے

گرد آلودہ بدن خاک ملی چہرہ پر — ایک تہہ بند پھٹا سا کوئی کرتا ہووے

خار پاؤں میں چبھیں بال ہوں سر کے بکھرے — فکر سوزن ہو نہ کچھ شانہ کا سودا ہووے

باندھ کر ہاتھ کروں عرض بصد عجز و نیاز — خدمت شاہ میں جیسے کوئی بردہ ہووے

یہ غلام آپ کا حاضر ہے قدم بوسی کو — وصل کا آج اشارہ شہ والا ہووے

میری بیتابی و مسکینی پہ رحم آئے ضرور — خود در حجرۂ والائے نبی وا ہووے

دوڑ کر سر قدم پاک پہ رکھدوں اپنا — دھیان کس کو ادب و بے ادبی کا ہووے

کبھی چوموں کبھی آنکھوں سے لگاؤں وہ قدم — خاک پا آپ کی ان آنکھوں کا سرمہ ہووے

گوہر اشک نثار قدم پاک کروں — جز تہی دستی کوئی اور نہ تحفہ ہووے

اور جب روئے مبارک کی تجلی دیکھوں — جلوۂ طور بھی آنکھوں میں تماشا ہووے

سن کے اس شوق کو کہتے ہیں ملائک بھی غریب — فضل حق سے تری حاصل یہ تمنا ہووے

مناجات

یا رسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے — آپ کی امداد ہو میرا یا نبیؐ حال ابتر ہوا فریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل | اے مرے مشکل کشا فریاد ہے | درد ہجراں کھینچے لب پر جاں ہے مری | اجتو کہہ کیجئے دوا فریاد ہے

چہرۂ تاباں کو دکھلا دو مجھے | تہ ہے اے نور خدا فریاد ہے | گردن دبا ہے مری زنجیر و طوق | یا نبی کیجئے جدا فریاد ہے

قید غم سے اب چھڑا دیجئے مجھے | یا شہ ہر دو سرا فریاد ہے | یا نبیؐ احمد کو در پر لو بلا | اس بے صبح و مسا فریاد ہے

مناجات دیگر

آپکے فرقت نے مارا یا نبیؐ | دل ہوا غم سے دو پارا یا نبیؐ | طالب دیدار ہوں دکھلائے | روئے نورانی خدارا یا نبیؐ

حق تعالیٰ کے تم ہی محبوب ہو | کون ہے ہمسر تمہارا یا نبیؐ | درد ہجراں کے سبب مجھ سے کیا | صبر و طاقت نے کنارا یا نبیؐ

باغ جنت سے زیادہ ہے عزیز | مجھ کو وہ کوچہ تمہارا یا نبیؐ | مرتے دم گر دیکھوں روضہ شریف | زندگی ہووے دوبارا یا نبیؐ

لیجئے در پر بلا کب تک پھروں | دربدریاں مارا مارا یا نبیؐ | چین آتا ہے مرے دلکو تمام | نام لیتے ہی تمہارا یا نبیؐ

مناجات دیگر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سب دیکھو نور محمد کا سب ہیچ ظہور محمدؐ کا
جبریلؑ مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمدؐ کا

جس مسجد میں میں سنتا ہوں تو ہے مذکور محمد کا
نا ہے کسی پیغمبر کا جو ہے مقدور محمدؐ کا

وہ منشا سب اسماء کا ہے وہ مصدر ہر اشیاء کا ہے
وہ مظہر ظہور و خفا کا ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں روح مثال کہایا ہے کہیں جسم میں جا سمایا ہے
کہیں حسن و جمال دکھایا ہے سب دیکھو نور محمد کا

کہیں عاشق وہ یعقوبؑ ہوا کہیں یوسف وہ محبوب ہوا
کہیں صابر وہ ایوبؑ ہوا سب دیکھو نور محمد کا

کہیں موسیٰؑ وہ کلیم ہوا کہیں راز قدیم علیم ہوا
کہیں ہارون وہ ندیم ہوا سب دیکھو نور محمد کا

کہیں ابراہیمؑ خلیل ہوا حسن راز قدیم علیل ہوا
کہیں صادق اسماعیل ہوا سب دیکھو نور محمد کا

کہیں یار کہیں بیگانہ ہے کہیں شمع کہیں پروانہ ہے
کہیں نہ کہیں دیوانہ ہے سب دیکھو نور محمد کا

کہیں غوث ابدال کہایا ہے کہیں قطب بھی نام دھرایا ہے
کہیں دین امام کہایا ہے سب دیکھو نور محمد کا

مناجات دیگر

مرا طالع خفتہ جاگے یقیں ہے | اگر خواب میں منھ دکھائے محمدؐ | ہیں اسپر فدا جان اور دل تصدق قربان | مرا جان و دل سب فدائے محمدؐ

محمدؐ کی مرضی ہے مرضی خدا کی | خدا کی رضا ہے رضائے محمد | خجل ہو کے خورشید کا رنگ فق ہو | اگر منھ سے پردہ اٹھائے محمدؐ

نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا یقیں ہے | ہوا ہے یہ سب کچھ برائے محمدؐ | تمنا یہ ہے ربّ کی یا الٰہی | عطا ہو اسے خاکپائے محمدؐ

تمت

زیادہ کی اطلاع نہ ہونے دے ورنہ اس علم امکان سے ترقی مدارج تو معلوم کیوں کہ ضروریات دینی میں سے نہیں البتہ مؤاخذہ نقصان مذکورہ کا احتمال ہے۔

حیات انبیاء علیہم السلام:

جب یہ سب باتیں نذر خدام ہوچکیں تو اس ذیل میں وہ مضمون بھی عرض کیے دیتا ہوں جو فی الجملہ ماقبل سے مناسب ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی ارواح طیبہ کو بعد مرگ بھی وہی تعلق اپنے اجسام سے رہتا ہے جو قبل مرگ تھا یہی وجہ ہے کہ اُن کے اجساد مثل اجساد احیاء پھوٹتے پھٹتے نہیں چنانچہ احادیث میں موجود ہے اور یہی وجہ کہ ان کے ازواج مثل ازواج احیاء اوروں سے نکاح کرنے کا اختیار نہیں رکھتے اور یہی وجہ ہے کہ اُن کے اموال کو مثل اموال احیاء اُن کے وارث نہیں کر سکتے۔

چند تعارضات کا جواب:

اور اس وجہ سے حدیث لانورث کو معارض آیت یوصیکم اللہ، اور آیت لاتنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا کو معارض آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا نہیں کہہ سکتے کیوں کہ آیت یوصیکم اللہ اور آیت والذین یتوفون کے مصداق وہ ہیں جن کی ارواح کو اُن کے ابدان کے ساتھ وہ تعلق نہ رہا ہو جو حالت حیات میں تھا چنانچہ للرجال نصیب مماترک الوالدان میں لفظ ترک اور آیت والذین یتوفون میں مادہ توفی اس پر شاہد ہے۔ علی ہذا القیاس آیت ولیخش الذین لوترکوا من خلفھم ذریۃ ضعافا میں لفظ ترکوا قرینہ مضمون معروض ہے کیوں کہ جیسے مضمون توفی جبھی چسپاں ہو

وحدت الوجود اور وحدت الشہود پر نفیس بحث

سماع موتی اور حیات انبیاء علیہم السلام کا دلنشین بیان
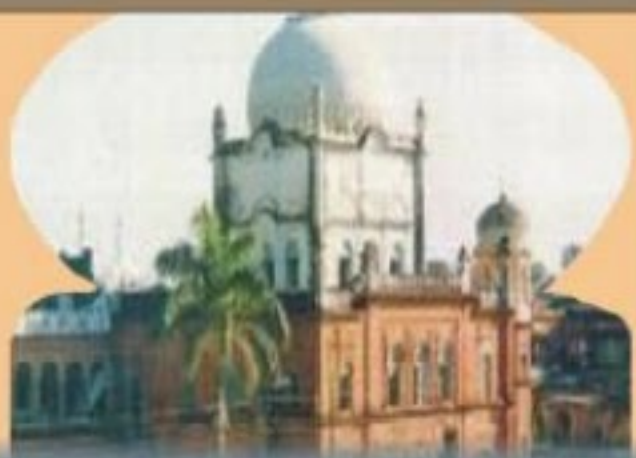
اضافہ عنوانات

مولانا مدثر جمال تونسوی

دار البصائر

بہاولپور

لہٰذا دلالت کرتا ہے اس کے مناسب خروج متحقق ہو جائے سو یہ بات بدلالت فرق احکام مذکورہ اور اموات میں تو ہوتی ہے۔ پَر انبیاء میں نہیں ہوتی۔

ارواح انبیاء علیہم السلام کا اِخراج نہیں ہوتا:

یعنی بقاء اجساد انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے ضروری ہونا اور سوا اُن کے اوروں کے لئے ضروری نہ ہونا اور ازواج انبیاء کرام علیہم السلام کو نکاح ثانی کی اجازت کا نہ ہونا اور اوروں کی ازواج کے لئے اس اجازت کا ہونا اور اموال انبیاء کرام علیہم السلام میں میراث کا جاری نہ ہونا اور اوروں کے اموال میں جاری ہونا اس پر شاہد ہے کہ ارواحِ انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا فقط مثل نور چراغ اطراف وجوانب سے قبض کر لیتے ہیں یعنی سمیٹ لیتے ہیں اور سوا اُن کے اوروں کی ارواح کو خارج کر دیتے ہیں اور اس لئے سماعِ انبیاء کرام علیہم السلام بعد وفات زیادہ تر قرین قیاس ہے۔

وفات کے بعد انبیاء کرام کی زیارت (یعنی ان کی قبور کی زیارت) ممنوع نہیں ، اور حدیث ’’لاتشدالرحال ......‘‘ کا جواب:

اور اِسی لئے اُن کی زیارت بعد وفات بھی ایسی ہی ہے جیسے ایام حیات میں اَحیاء کی زیارت ہوا کرتی ہے اور اِس وجہ سے یوں نہیں کہہ سکتے کہ زیارت نبوی ﷺ مثل زیارتِ مسجد ،زیارتِ مکان ہے اور اِسی وجہ سے بحکم لا تشدوا الرحال وہاں اس اہتمام سے جانا ممنوع

جواب الزامی

عنصری نہیں اُنکے ثواب عذاب بھی عنصری نہیں اسیلیے وہ نظر نہیں آسکتی یہ جواب تحقیقی ہے
اور تمہارے شبہہ کی بنا اسپر ہے کہ تمنے میت کو جسکو ثواب عذاب ہوتا ہے اس خاک کے ڈھیر کو
جو اسکا مرکب تھا عرف عام کا اعتبار کرکے سمجھ لیا اور اُسی قسم کے عنصری عذاب ثواب تمنے
اسکے لیے فرض کیے پھر تمنے جب اسکو اُنسے خالی پایا تو تمہیں شبہہ ہوا اور الزامی گفتگو اسطرح سے ہے
کہ خواب میں کوئی شخص تمہارے روبرو کچھ ثواب عذاب دیکھے یا اپنی جائے نہایت تنگ دیکھے
یا میدان وسیع میں جاوے یا کوئی مہیب چیز اُسکو نظر آوے علی ہذا القیاس سو یہ سب ممکن ہے
حالانکہ اُسکا جسم تمہارے روبرو پڑا ہے اسپر کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا پھر کیا وجہ ہے کہ تم اُسکو
سچا جانتے ہو اور خواب میں اور اُس عالم میں یوں تفرقہ ہے کہ خواب میں روح جسم سے بدستور متعلق
رہتی ہے فقط توجہ اُسکی ادہر نہیں رہتی اُسپر وہ یہ کچھ معاملات دیکھتی ہے اور اُنکو تم سچ جانتے
ہو پس جب روح جسم سے بالکل الگ ہو گئی اور تب اُس پر کچھ اُس عالم کے حالات گذرتے ہیں
اُسکو تم خلاف عقل اور خلاف مشاہدہ کیوں قرار دیتے ہو پس جسطرح تم خواب میں تنگ اور وسیع
مکان میں ہونا مسلم رکھتے ہو اسیطرح اُنکی قبر کی کشادگی اور تنگی کو مسلم رکھو کیونکہ قبر کے
تنگ اور وسیع ہونے سے ہماری یہ مراد نہیں کہ یہ گڑھا کہ جسم کو جسمیں چھپایا ہے وہ تنگ وسیع
ہوتا ہے بلکہ اُس عالم میں روح پر تنگی اور کشادگی ہوتی ہے اور اصل قبر اُسکی وہی جگہ ہے ہاں عرف
عام میں بن جسم کے اعتبار سے اس گڑھے کو قبر کہتے ہیں **شبہہ** بعض لوگونکو آگ میں جلا دیتے

شبہ

ہیں اور بعض پانی میں غرق ہو جاتے ہیں بعض ہوا میں معلق لٹکتے رہتے ہیں علی ہذا القیاس
پس اُنکے لیے قبر نہوگی اور منکر نکیر کا سوال جواب جو خاص قبر میں ہوتا ہے وہ بھی نہوگا

جواب

جواب ابھی ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ گڑھا قبر مراد اصلی نہیں جسکو تم قبر سمجھتے ہو بلکہ مراد اس سے
جواب بیان ہو چکا پس خواہ کوئی غرق ہو یا جلے یا کوئی جانور اُسکو کھا جاوے اُسکی روح

إن الدين عند الله الإسلام
الحمد لله المنعام
کہ علم کلام مین جو کل علوم دینیہ کے اصل و رب ہے
افضل اور اشرف اور جسکا سیکھنا ہر خاص و عام پر فرض تام ہے یہ کتاب مفید انام
مسمےٰ بہ
عقائد الاسلام
سنہ ۱۳۰۲ ہجری
کہ جس مین
مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی نے کمال تفصیل سے ادلہ عقلیہ و نقلیہ سا
عقائد اسلامیہ کے ثبوت اور مخالفین کے کل شبہات کے جواب کا
التزام کیا ہے
بار ثانی
دہلی کے مطبع انصاری مین
چھپی

تعلیم الدین

مکمل و مدلل

علم دین کے تمام اجزاء، عقائد، اعمال، عبادات، معاملات، سیاست و معاشرت، آداب، تہذیب و اخلاق کی مستند کتاب مع حالات و شجرہ مشائخ چشت

از: حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانوی

دار الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱

اشراک فی العلم[1]

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد کرنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر ہے، نجومی، پنڈت سے غیب کی خبریں دریافت کرنا یا کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی، کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔

اشراک فی التصرف[2]

کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزی اولاد مانگنا

اشراک فی العبادۃ[3]

کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، خدا کے حکم کے مقابلے میں کسی دوسرے قول یا رسم کو ترجیح دینا، کسی کے روبرو جھکنا، یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا۔ چھڑیں نکالنا، تعزیہ علم وغیرہ رکھنا، توپ پر بکرا چڑھانا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا، کسی کی دوہائی دینا، کسی جگہ کا کعبے کا سا ادب و عظمت کرنا

اشراک فی العادۃ[4]

کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا، بالی پہنانا، کسی کے نام کا پیسہ

---

[1] قال اللہ تعالیٰ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو ۱۲ [2] قل من بیدہ ملکوت کل شیء وہو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون۔ سیقولون للہ قل فانی تسحرون ۱۲ [3] الا تعبدوا الا اللہ ۱۲ [4] وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعام نصیبا الی قولہ ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین ۱۲

بازو پر باندھنا، یا گلے میں نارا ڈالنا، سہرا باندھنا، چوٹی رکھنا، بدھی پہنانا، فقیر بنانا، علی بخش، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا، کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا کسی جانور پر کسی کا نام لگا کر ان کا ادب کرنا، محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا لال کپڑا نہ پہننا، بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا، عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا، اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا، نجومی، رمال یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے کچھ باتیں پوشیدہ پوچھنا، شگون لینا، کسی مہینے کو منحوس سمجھنا، کسی بزرگ کا نام بطور وظیفے کے جپنا، یوں کہنا کہ اللہ ورسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جائے گا، یا یہ کہیں کہ اوپر خدا نیچے تم، کسی کے نام کی قسم کھانا، کسی کو شاہنشاہ یا خداوند خدا یگان کہنا، تصویر رکھنا، خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا،

بدعات القبور

قبروں پر دھوم سے میلہ کرنا، کثرت سے چراغ جلانا، عورتوں کا وہاں جانا چادریں ڈالنا، پختہ بنانا، بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا، قبروں کو بوسہ دینا، یا طواف وسجدہ کرنا، دین و دنیا کے ضروری کاروبار حرج کر کے درگاہوں کی زیارت کے لئے سفر و اہتمام کرنا، وہاں گانا بجانا، اونچی اونچی قبریں بنانا، ان کو منقش بنانا، ان پر پھول ہار ڈالنا، اس کی طرف نماز پڑھنا، اس پر

لہ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا قبری وثنا بعدی، مشکوۃ

کو تو بندہ کا دل بھی چاہتا ہے، مگر وقت تنگ رہ گیا۔ یہاں تشریف لانا
ایسے تنگ وقت میں دشوار ہوگا۔ اور مجھے بھی مولوی یوسف صاحب آجکل
میں بلائے ہیں۔ اس وقت جاکر فوراً دوبارہ جانا مشکل ہے۔ میں نے ان
کو کل لکھا تو ہے کہ بجائے اِس وقت کے اگر اُس وقت بُلائیں تو زیادہ اچھا
ہے۔ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ دہلی سے روانگی کس وقت ہے، یا روانگی براہِ
سہارنپور ہے۔ دہلی سے دریافت بھی کیا ہے، مگر وہاں سے جواب کا آنا بھی
کارے دارد، بہرحال اگر ملاقات نہ ہو سکے تو تُو اوّلاً اپنی تمام تقصیرات اور
بے عنوانیوں کی معافی چاہتا ہوں، ثانیاً

جاتے ہو تو جاؤ، پر اتنا تو سُن جاؤ
یاد جو آجائیں تو مرنے کی دعا کرنا

بارگاہِ رسالت پر پہنچ کر اگر یاد آجائے تو یہ الفاظ بھی عرض کر دینا ایک
رُوسیاہ ہندی کُتّے نے بھی سلام عرض کیا تھا۔ اگر ایک دو طواف بھی اس
ناکارہ کی طرف سے کر دیں تو آپ جیسے کریم جفاکش حضرات سے اُمید ہے
کہ بار نہ ہوگا۔ یہی چیزیں اس ناکارہ اور نااہل کیلئے اعلیٰ تبرکات ہیں۔ کسی
تبرک کے لانے کا ہرگز ہرگز ارادہ نہ کریں، اس کا نعم البدل میں نے تعلقات
کی قوت کے زور میں خود ہی تجویز کر دیا کہ مجھے کھجور، زمزم وغیرہ تبرکات کی
بہ نسبت دعا اور طواف کی مسرت ہی زیادہ ہوگی اور احتیاج بھی زیادہ ہے

فقط والسلام

زکریا، مظاہر علوم
۲۳ رجب ۶۶ھ

؎ کس پہ؟ یہ کیا بتاؤں!

سوانح

حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

تالیف

مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ

شعبۂ طبع واشاعت

مجلس صحافت ونشریات

ندوۃ العلماء پوسٹ بکس ۹۳ لکھنؤ بھارت